تکمیلِ دین

کا درست مفہوم

مولفِ گرامی:

یمانی آل محمد ﷺ وصی امام القائم عج

امام السید احمد الحسن علیہ السلام

انصار المھدی علیہ السلام (اردو)

مزید تفصیلات کے لیے ان ویب سائٹس سے رجوع کریں

www.almahdyoon.org www.almahdyoon.co www.saviortv.tv www.saviorofmankind.co/
www.nsr313.com www.yamaani.org www.fb.com/Ahmed.Alhasan.10313

پیش لفظ

یہ کتاب انصار المہدی عجل اللہ فرجہ (اردو) نے **سید احمد الحسن علیہ السلام** کے ایک ایک آڈیو بیان کا اردو میں ترجمہ ہے جو کہ سورۃ المائدہ میں مذکور تکمیلِ دین کے موضوع پر ادارہ برائے تعلیم عالی در مذاہب ولسانیات (انسٹیٹیوٹ آف ہائر ایجوکیشن ان لنگوسٹک اینڈ ریلیجیئس اسٹڈیز) میں دیا تھا۔ہم دعاء کرتے ہیں کہ اس کام سے اور لوگوں کو بھی فائدہ ہو جو کہ اس مشکل موضوع کی وضاحت کے طالب ہیں۔

بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین. اللھم صل علیٰ محمد وآل محمد و الائمۃ والمھدیین من ولدہ وسلم تسلیما

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ!

سب سے پہلے میں انسٹیٹیوٹ آف ہائر ایجوکیشن ان لنگوسٹکس اینڈ ریلیجیئس اسٹڈیز کی طرف سے منعقدہ ہفتہ وار اجتماع کے منتظمین، حاضرین اور سامعین کا شکریہ ادا کرتا ہوں.

اللہ کی رحمت اور کرم ہو ان پر جو کہی کوئی بات کو سنتے، سمجھتے اور اس کی سچائی پر عمل کرتے ہیں چاہے یہ ان کی خواہشات اور آباء و اجداد اور اہل علم کو جو کچھ کرتے دیکھا اس کے منافی ہی کیوں نہ ہو..

ہمارا آج کا موضوع ہے "دین کی تکمیل" سورہ مائدہ کی آیت۔

اللہ نے فرمایا ہے تم پر حرام ہے مردار، خون اور سور کا گوشت اور جسے ذبح کرتے ہوئے غیر اللہ کا نام پکارا جائے اور (وہ جانور) جنھیں گلہ گھونٹنے یا کاری ضرب سے مارا گیا ہو یا جو سر کے بل گر کر اور کسی جانور کے سینگ مارنے سے ہلاک ہوئے ہوں اور وہ جن سے کسی درندے نے کھایا ہو سوائے اس کے جو تم ذبح کر سکو (اس کی موت سے پہلے) اور وہ جنھیں پتھریلی تھان پر ذبح کیا گیا ہواور پانسے ڈال کر فیصلہ طلب کرنا یہ گناہ کا کام ہے. تمھارے دین کی طرف سے کافروں کی آس ٹوٹ گئی، تو ان سے نہ ڈرو ، مجھ سے ڈرو. آج میں نے تمھارے لئے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لئے دین اسلام کو پسند کیا جو بھوک پیاس کی شدت سے مجبور ہوں، یوں کہ گناہ کی طرف نہ جھکے، تو بیشکاللہ بخشنے والا مہربان ہے. سورہ المائدہ 5:3

اس آیت کے مطابق جو "مکمل" ہوا وہ دین ہے. مذہب اسلامی قانون اور نظریے پر مشتمل ہوتا ہے. یہ عقیدہ کہ ان میں سے ایک مکمل نہیں کیا گیا اس آیت کے لفظی معنی کی نفی کرتا ہے. اس کے علاوہ کسی فرقے کی حقیقی حیثیت اور مقالے کے پیش نظر اگر ان میں سے کوئی نامکمل ہے تو اس کا مطلب ہو گا کہ یہ فرقہ غلط ہے کیونکہ اس کی حقیقی حیثیت ایک واضح قرانی لفظی مطلب کی نفی کرتی ہے۔ معصوم کی طرف سے کسی متن کی غیر موجودگی میں سلفی

وہابیوں اور عام طور پر اہل سنت نے زندگی کی حالیہ پیشرفت سے جڑے بہت سے مسائل جن سے متعلق عبادت کے حوالے سے قانون سازی درکار تھی ان کے بارے میں ماضی میں قوانین بنائے ہیں اور اب بھی بناتے ہیں.

اس کی ایک مثال (شمالی) قطب کے نزدیکی شہروں میں نماز کے اوقات ہیں. لہذا ان کی حقیقی حیثیت ان کے دین کے نامکمل ہونے کی گواہی ہے اور اسی لئے وہ ایک حتمی متن کی غیر موجودگی میں اپنی آراء پر مبنی قوانین بنانے پر مجبور ہوئے.۔اس کے علاوہ عقائد سے متعلق ان کا آپس میں نمایاں اختلاف ہے. مثال کے طور پر وہابی یقین رکھتے ہیں کہ اللہ دو حقیقی آنکھیں، ہاتھ اور انگلیاں رکھتا ہے.۔اشعری جیسا کہ الاظہر یونیورسٹی کے لوگ اس پر یقین نہیں رکھتے اور درحقیقت وہ سلفی وہابی عقائد کو غلط سمجھتے ہیں۔ جہاں تک آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا تعلق ہے ان کے مطابق "دین کی تکمیل" خلیفتہ اللہ کا تقرر تھی کیونکہ وہی ہے جو اللہ کے حکم سے سچے نظریے اور قانون سازی کے بارے میں وضاحت کی ذمہ داری سمبھالتا ہے۔ لہذا اس نظریے اور آیت "دین کی تکمیل" کے لفظی معنی میں کوئی فرق یا اختلاف نہیں ہے۔پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد خدا کے نمائندوں یا خلیفتہ اللہ کے تقرر سے دین مکمل ہو جاتا ہے اور اس طرح دین ایک نظریہ اور قانون سازی ہے جو مکمل ہو گیا ہے.

ایسے دین میں کوئی وقفہ نہیں ہوتا جس کے لئے غیر معصوم علماء درکار ہوں جو اسے اپنی آراء اور خواہشات سے بھر سکیں جیسا کہ سنی عقیدے کے ساتھ معاملہ ہے جو اس آیت کے لفظی معنی سے اختلاف رکھتا ہے اور جہاں تک معصوم کے پوشیدہ ہونے کا تعلق ہے تو ہم کہتے ہیں کہ معصوم کی غیر موجودگی اس کی اور اس کے الہامی منصوبے کی قبولیت میں کمی کی وجہ سے پوشیدگی کا عمل ہے۔ جیسا کہ وہ حقیقت میں ہے۔۔۔اس کے برعکس جیسا اس کا انتظار کرنے والے اس کے بارے میں خیال اور تصور کرتے ہیں کہ وہ ایسا ہے. لہذا اس نظریے اور آیت "دین کی تکمیل" کے لفظی معنی میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ہاں جہاں تک ان کا تعلق ہے جو یقین رکھتے ہیں کہ معصوم غائب ہو گیا ہے ان کے نزدیک آیت "دین کی تکمیل" کے لفظی معنی میں تضاد ہو گا۔

اسی طرح غیر معصوم علماء کو موقعہ فراہم کرتے ہیں کہ وہ خدا کے دین میں اور اسی طرح پیش رفت امور میں اپنی مرضی سے اور اپنی آراء کے مطابق قوانین ایجاد کرتے جائیں۔ مزید براں، وہ جلتی پر تیل کا کام کرتے ہیں کیونکہ ایمان والوں کے لئے اس بات پر یقین کو لازم بنا کر کہ غیر معصوم کی توقیر کرنا ضروری بناتے ہیں اور اس بات کو بھی کہ معصوم کے جانب سے نیابت پائی جاتی ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ جو ہم کہتے ہیں اور جس پر ہم یقین رکھتے ہیں اس کے علاوہ آیت "دین کی تکمیل" کے لفظی معنی سے سمجھوتے کا کوئی اور راستہ نہیں ہے کہ دین کی تکمیل خدا کے جانشین مقرر کرنے سے ہوئی (جو اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جانشین تھے) اور وہ خدا کی طرف سے انسانیت کے لئے قانون بناتے اور قانون سازی کرتے ہیں۔

یہ کہ امام قبولیت میں کمی کی وجہ سے پوشیدہ ہے

یہ کہ پہلے مہدی جن کا ذکر اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وصیت میں آیا ہے کے ظہور سے قبل کا دور معطلی کا عرصہ ہے

یہ کہ اس دور کے لوگوں کو خدا کے حکم تک موقوف کر دیا گیا ہے اور وہ ثواب کے مستحق نہیں ہیں. وہ صرف اللہ کی رحمت کے ذریعے ثواب حاصل کرتے ہیں .

لہٰذا یہ آیت ایسے ہر نقطہ نظر کو غلط ثابت کرتی ہے جو یہ یقین رکھتا ہے کہ کسی دور میں خدا کے خلیفہ کا نہ ہونا ممکن ہے، جیسا کہ سنی یا سلفی وہابیوں کا نقطہ نظر ہے۔یہ آیت ہر اس نقطۂ نظر کو باطل ثابت کرتی ہے جس کے مطابق معصوم پوشیدہ ہو سکتا ہے جب امت میں قبولیت بھی پائے جائےاور امتِ مسلمہ کی طرف سے کوتاہی بھی نہ پائے جائے۔یہ آیت ان نقطہ نظروں کی مکمل نفی کرتی ہے

ان کا مذہب ان کی اصل حالت کے مطابق - خدا کی طرف سے ایک خدائی خلیفہ مقرر کئے جانے کے بارے میں نامکمل ہے یا خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی طرف سے انسانوں سے بات چیت کرنے کے لئے کسی کو سفیر مقرر کئے جانے کے حوالے سے ان کے نزدیک غیر معصوم علماء کسی خاص دور میں قیاس پر مبنی قوانین بنا کر اور احکام جاری کر کے دین کو مکمل کرتے ہیں. یہ احکام جیسا کہ وہ خود کہتے ہیں خدا کے اصل احکام نہیں ہیں.

اس طرح ان کے بیانات کی بنیاد پر وہ تسلیم کرتے ہیں کہ ان کا دین ناقص اور نا مکمل ہے.۔نتیجے کے طور پر اس بات کا احساس کئے بغیر وہ خود تسلیم کرتے ہیں کہ ان کے نظریاتی بیانات آیت "دین کی تکمیل" سے اختلاف رکھتے ہیں۔ اب ہمیں ایک نہایت اہم مسئلے کی طرف جانا چاہیے۔

دونوں نقطہ نظر خدا اور خدا کے خلیفہ یا معصوم کو کوتاہی کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں، کیونکہ وہ یہ فرض کرتے ہیں کہ خدا نے مذہب ان کے حوالے کیا ہے اس لئے وہ ہر نئی پیش رفت کے لئے قوانین بنا سکتے ہیں جس کے لئے قانون سازی کے حکم کی ضرورت ہے۔اپنی کوتاہی کو تسلیم کرنے کی بجائے یہ حقیقت کہ وہ خدا کی طرف سے مقرر کردہ خلیفہ یا خلیفہ کی طرف سے مقرر کردہ نائب کو مسترد کرتے ہیں ۔ وہ فرض کرتے ہیں کہ خدا نے دین غیر معصوم افراد کے حوالے کر دیا ہے جنھیں معصوم نے مقرر نہیں کیا، اور یہ کہ ان میں سے ہر ایک کسی قانون سازی کے متن کے بغیر اپنی آراء پر قوانین بناتا ہے۔

اصل میں یہ خدا کی حکمت پر ایک واضح بہتان بھی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ، جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا تھا، خدا کے ارشاد کہ اس نے دین مکمل کر دیا ہے، اس کے مخالف ہے،خلاصے میں ہم ان نقاط تک پہنچے ہیں

ایک نقطہ نظر ہے جو سمجھتا ہے کہ زمین پر کوئی حجت (ثبوت) نہیں ہو سکتا. جس کی ایک مثال سنی یا سلفی ہیں جو ایک ایسا نقطہ نظر اور عقیدہ ہے جو بہت سی جگہوں پر قرانی متن کے لفظی معنی سے اختلاف رکھتا ہے بشمول آیت "دین کی تکمیل" کے جیسا کہ اس سے قبل دکھایا گیا ہے

دوسرا نقطۂ نظر تسلیم کرتا ہے کہ ہر دور کا حجت (ثبوت) ہونا ضروری ہے لیکن دعویٰ کرتا ہے کہ قبولیت کے وقت کے دوران حجت کا کسی کو مقرر کئے یا یہ وضاحت کئے بغیر کہ کون اس کی نمائندگی کرے گا تا کہ یہ نائب خدا کے اصل احکام پہنچا سکے غائب ہونا ممکن ہے لہذا وہ جو دین کی کوتاہی کو پورا کرتے ہیں رضاکار علماء ہیں جنھیں خدا کے حجت (ثبوت) نے مقرر نہیں کیا اور اس نقطہ نظر کا آیت "دین کی تکمیل" کے ساتھ اختلاف واضح ہے. ان کی اصل حیثیت کی بنیاد پر، خدا نے دین مکمل نہیں کیا

ان کے نزدیک حل یہ ہے کہ علماء جن کی تقرری یا نشاندہی نہیں کی گئی وہ اپنی طرف سے جاری کردہ احکامات اور فتوؤں سے کمی کو پورا کرتے ہیں حالانکہ یہ لوگ خدا کے اصل احکامات کی نمائندگی نہیں کرتے درحقیقت یہ گذشتہ نقطہ نظر سے بہت زیادہ مختلف نہیں ہے کیونکہ دونوں ہی آیت "دین کی تکمیل" سے اختلاف کرتے ہیں.

تیسرا نقطہ نظر جو ہم نے پیش کیا ہے وہ یہ ہے کہ کوئی بھی دور حجت (ثبوت) کے بغیر نہیں ہوتا اور حجت کو اپنی جگہ پر کسی کو مقرر کیے بغیر غائب ہونے کی اجازت نہیں ہے۔اگر وہ لوگوں کے سامنے کسی کو اپنا نمائندہ مقرر کئے بغیر غائب ہوتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اسلامی امت مجموعی طور پر کوتاہی کے حامل ہے، حق سے منحرف ہے اور انہوں نے درست خدائی نقطہ نظر کو قطعا قبول نہیں کیا اس صورتحال میں ایک پیغمبر یا نائب کو مقرر کرنے سے انسانوں پر حجت قائم کیا جاتا ہے۔ لیکن لوگوں کے کی طرف سے قبول نہ ہونا اس بات کا سبب بنتا ہے کہ حجت کیلیے ضروری نہیں ہے کہ وہ لوگوں سے اعلانیہ اپنا تعارف کرائے۔یا ان سے رابطے کرے۔(انسانوں کے خلاف حجت یہ ہے کہ انہوں نے خدا کے خلیفہ کی حمایت سے منہ پھیرا، جس کے وجہ سے وہ قیامت کے دن جواب دہ ہوں گے اس صورتحال میں ایمان والی قوم جو خدا کے خلیفہ پر یقین رکھتی ہے معطلی کے دور میں ہو گی۔

اے اہل کتاب، بے شک تمھارے پاس ہمارا یہ رسول آیا ہے کہ تم پر ہمارے احکام واضح کردے، بعد اس کے کہ رسولوں کا آنا مدتوں بند رہا تھا کہ تم یہ نہ کہو، کہ "ہمارے پاس کوئی خوش خبری یا ڈر سنانے والا نہیں آیا" اب آپ کو ایک خوش خبری اور ڈر سنانے والا آیا ہے، اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے. سورہ المائدہ 5:19

اور اس حالت میں لوگوں کا صورتحال یہ ہے کہ انہیں اللہ کے حکم تک موقوف رکھا گیا ہے، [اور کچھ دوسرے(ہیں) جن کو موقوف رکھا گیا ہے اللہ کے حکم تک ان پر عذاب کرے یا انہیں معاف کردے۔اور اللہ علم و حکمت والا ہے. قران "سورہ توبہ 9:106

یوں ہی جیسے کہ پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی آمد سے قبل حنفیوں کی صورتحال کی طرح اور مہدی کی آمد سے قبل شیعہ کی صورتحال کی طرح جن کا ذکر پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وصیت میں کیا گیا ہے.

النعمانی کی کتاب الغیبہ میں شعیب ابن ابو حمزہ نے کہا، "میں ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ملنے گیا اور کہا 'کیا آپ اس معاملے کے نگہبان (مہدی) ہیں؟ انہوں نے کہا 'نہیں'. پھر میں نے پوچھا 'کیا آپ کا بیٹا ہے؟' انہوں نے کہا 'نہیں'۔

پھر میں نے پوچھا 'کیا آپ کا پوتا ہے؟' انہوں نے کہا 'نہیں'. پھر میں نے پوچھا 'کیا آپ کا پڑپوتا ہے؟' انہوں نے کہا 'نہیں'. تو میں نے پوچھا 'تو پھر یہ کون ہے؟' انہوں نے جواب دیا 'یہ وہ شخص ہو گا جو زمین کو انصاف سے بھر دے گا جیسے یہ ظلم اور ناانصافی سے بھر چکی ہوگی.' وہ اماموں کی معطلی کے ایک عرصے کے بعد آئے گا جیسے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پیغمبروں کی معطلی کے ایک عرصے کے بعد بھیجا گیا تھا. [غیبہ النعمانی]' ص 192-193، ح 38.

آخر میں ایسا کوئی نقطہ نظر نہیں ہے جو آیت "دین کی تکمیل" سے اتفاق کرتے ہوئے کوتاہی کے لئے خدا کو ذمہ دار نہ ٹھہراتا ہو اور اس سے اختلاف نہ رکھتا ہو سوائے اس نقطہ نظر کے جو ہم نے پیش کیا ہے کہ کوئی بھی دور ظاہری حجت (ثبوت) سے عاری نہیں ہوتا جو براہ راست قوم سے رابطے میں ہوتا ہے کا ریاوٹ کی صورت میں سفیروں کے ذریعے قوم سے رابطے میں ہوتا ہے یا جب حجت غائب ہو جو لوگوں سے ساتھ رابطے میں نہیں ہوتا اور اس صورت میں یہ دور معطلی کا عرصہ ہے کیونکہ قبولیت کی کمی ہے اور ایمان رکھنے والے کوتاہی کے مرتکب ہیں اور ان کی حالت یہ ہے کہ انہیں اللہ کے حکم تک موقوف رکھا گیا ہے. سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو ساری کائنات کا مالک ہے. اللہ آپ پر اپنا رحم و کرم اور برکت نازل فرمائے.

سید امام احمد الحسن علیہ السلام 18 مئی 2015، 30 رجب 1436 ہجری